Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

A Historical Study of Repeated Events in the Quran as Tazkir bi-Ayyāmi llāh in the light of Tafsir Ibn Kathir

تفسیر ابن کثیر کی روشنی میں تذکیر بایام اللہ کے تکراری واقعات کا تاریخی مطالعہ

Dr.Shazia Ashiq
Assistant Professor
Department of Islamic Studies
The Govt. Sadiq College Women University
Bahawalpur
Email: shazia-ashiq@gscwu.edu.pk

Madiha Khan
M.Phil Scholar
Department of Islamic Studies
The Govt. Sadiq College Women University
Bahawalpur

Abstract

This study examines the significance of repeated events in the Quran, specifically within the framework of *Tazkir bi-Ayyāmi llāh* (reminder of the Days of Allah), through the lens of Ibn Kathir's renowned *Tafsir*. These recurrent narratives, such as the stories of past prophets and their communities, serve as crucial historical and theological lessons for Muslims. Ibn Kathir, in his comprehensive commentary, meticulously analyzes these events, exploring their historical context, theological implications, and practical applications for believers. This study aims to analyze Ibn Kathir's interpretations, focusing on how he elucidates the historical and social realities surrounding these events, extracts profound theological insights, and emphasizes the importance of these narratives for contemporary understanding of the Quran and Islamic history. By examining Ibn Kathir's approach, this study seeks to contribute to a deeper understanding of the Quran's message, its historical context, and its enduring relevance for contemporary Muslim thought.

Keywords: Quran, Tafsir, Ibn Kathir, Tazkir bi-Ayyāmi llāh, Repeated Events,

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

Historical Context, Theological Implications, Prophetic Narratives, Islamic History.

عمادالدین ابوالفداء کا تعارف:-

آپ کا نام "اسمیعل"، "ابوالفداء"کنیت، عمادالدین لقب اور "ابن کثیر عرف ہے۔انکا سلسلہ نسب "اسمیعل بن عمر بن کثیر بن ضوء بن زرع القیسی البصروی ثم الدمشقی ہے۔عمادالدین ایک معزز اور علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ان کے والد شیخ ابو حفص شہاب الدین عمر ایک ممتاز خطیب تھے۔اور بھائی شیخ عبدالوہاب ایک ممتاز عالم اور فقیہ تھے۔[i] عمادالدین کی ولادت 700ھ کو مجدل نامی بستی میں جو بصرہ شہر کے مضافات میں واقع ہے، ہوئی۔

ابتدائی حالات زندگی اور تعلیم

عمادالدین نے ابتدائی تعلیم اپنے بڑے بھائی سے حاصل کی۔706ھ میں آپ دمشق آگئے اور یہاں بہت سے علماء کرام سے علم حاصل کیا۔

فن حدیث کی تعلیم ابوالعباس احمد بن مجار سے حاصل کی۔حدیث کا علم عیسٰی بن المطعم، عفیف الدین اسحاق بن یحییٰ الآمدی سے حاصل کیا۔ان کے علاوہ بدرالدین محمد بن ابراہیم معروف یابن سویدی، حافظ مذی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ، محمد بن الشیرازی، بہاؤالدین قاسم، ابن عساکر اور حافظ ذھبی سے علم حدیث حاصل کیا۔فقہ کی تعلیم، عبدالوھاب شیخ برہان الدین ابرہیم بن عبدالرحمن فنرادی اور شیخ کمال الدین ابن قاضی شیبہ سے حاصل کی۔اصول فقہ کی تعلیم علامہ شمس الدین محمود بن عبدالرحمن اصفہانی سے حاصل کی۔[ii]

تصانیف:-

ابن کثیر کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔

1۔تفسیر القرآن العظیم
2۔البدایہ والنھایتہ
3۔مسندا لشخین
4۔ترتیب مسند احمد بن حنبل
5۔السیرۃ البنویتہ
6۔السیرۃ البنویتہ مختصراً
7۔رسالتہ فی الجھاد
8۔التکمیل فی معرفتہ الثقات
9۔طبقات الشافعیہ
10۔الھدی والسنن فی احادیث المسانید والسنن
11۔مناقب شافعی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

وفات:-

امام ابن کثیر کی اخیر عمر میں بینائی جاتی رہی، جمعرات کے دن 26 تاریخ 774ھ میں وفات پائی اور مقبرہ صوفیہ میں اپنے استاد امام ابن تیمیہ کے پہلو میں دفن کیے گئے۔[iii]

تفسیر ابن کثیر کا تعارف:-

علامہ ابن کثیر نے قرآن کی جو تفسیر لکھی وہ عموماً تفسیر ابن کثیر کے نام سے معروف ہے اور قرآن کریم کی تفاسیر ماثورہ میں بہت شہرت رکھتی ہے اس میں مفسرین سلف کے تفسیری اقوال کی یکجا کیا گیا ہے آیات کی تفسیر احادیث مرفوعہ اور اقوال وآثار کی روشنی میں کی ہے یہ تفسیر دس جلدوں پر مشتمل ہے۔اس تفسیر کا پورا نام تفسیر القرآن العظیم ہے۔1300ء میں پہلی مرتبہ نواب صدیق حسن خان کی تفسیر فتح البیان کے حاشیہ پر بولاق مصر سے شائع ہوئی۔ 1343ء میں تفسیر بغوی کے ہمراہ نو جلدوں میں مطبع المنار مصر سے شائع ہوئی۔1384ء میں اس تفسیر کو بغوی سے الگ کر کے بڑے سائز کی چار جلدوں میں مطبع المنار سے شائع کیا گیا۔ محمد علی صابونی نے "تفسیر ابن کثیر" کے نام سے اسے 1393ھ میں مطبع دار القرآن الکریم بیروت سے شائع کیا۔ محمد نقیب رفاعی نے اس کو چار جلدوں میں مختصر کیا، اور اسے "تیر االعلی القدیر الا ختصار تفسیر ابن کثیر" کے نام سے موسوم کیا۔1392 میں پہلی مرتبہ بیروت سے شائع ہوئی۔

تذکیر بایام اللہ کے تکراری واقعات تفسیر ابن کثیر کی روشنی میں

قرآن مجید میں انبیاء کے جو واقعات تکراری صورتوں میں ذکر ہوئے ہیں وہ ہم تذکیر بایام اللہ کی صورت میں علوم خمسہ کے ذیل میں جانتے ہیں۔تذکیر بایام اللہ کے بیان میں اللہ تعالی نے سابقہ اقوام کے بہت سے واقعات بطور عبرت بیان کئے ہیں اللہ نے ان کی طرف اپنے نبی بھیجے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے انکار کر دیا۔اللہ تعالی نے ایمان لانے والوں کو انعامات سے نوازا اور نافرمانوں کو دنیا میں ہی سزا دی۔[iv]

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

شاہ ولی اللہ کے نزدیک بیان التذکیر بایام اللہ

شاہ ولی اللہ تذکیر بایام اللہ کے ذیل میں الفوز الکبیر میں لکھتے ہیں۔

"واختار سبحانہ و تعالی من ایام اللہ ----ای من الوقائع التی احدثھا اللہ تعالیٰ من قبل تنعیم المطیعین ،و تعذیب الجرمین ----ماقرع اسماعھم من قبل وکانوا قد سمعوا عنہ بالاجمال ،مثل قصص قوم نوح و عاد و ثمود التی نتلقا ھا العرب ابا عن جد : و مثل قصص ابراھیم وقصص انبیاء بنی اسرائیل علیھم السلام التی الفتھا اسماعھم لطول اختلاط العرب ، مع الیھود : ولم یذکر القصص الغریبۃ ،غیر المالوفۃ للعرب ،ولا اخبار ومعاذاۃ الفارس والھنود"

"اللہ سبحانہ و تعالی نے ایام اللہ سے منتخب فرمایا ہے یعنی ان باقیات میں سے جن کو اللہ تعالی نے فرمابرداروں کو نوازا اور مجرموں کو سزا دینے کے قبل رونما فرمایا ہے۔ان واقعات کو جوان کے کانوں میں پہلے سے پڑے ہوئے تھے اور لوگوں نے ان اجمالی طریقہ پر سن رکھا تھا جس سے جیسے قوم نوح اور عاد و ثمود کے قصے جن کو عرب باپ دادا سے سنتے آئے تھے اور جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصے انبیائے نبی اسرائیل علیہ السلام کے قصے جن سے ان کے کان آشنا تھے عربوں کے طویل اختلاط کی وجہ سے یہود کے ساتھ اور نہیں ذکر فرمایا اور نادر قصوں کو جو عرب کے لیے غیر مانوس سے اور نہ فارس و ہنود کی جزاو سزا کے واقعات کو بیان فرمایا ہے۔"[v]

شاہ ولی اللہ نے سابقہ اقوام کی چیدہ چیدہ اور مختصرا بیان کئے گئے واقعات کی حکمت بیان کی ہے۔شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

"والحکمۃ فی ذلک ان العلوم اذا سمعوا القصص النادرۃ غایۃ الندوۃ، او استقصی بین ایدیھم ذکر الغصومیاتیمیلون الی القصص نفسھا ویعفوھم التذکر الذی ھوالغرض الاصلی فیھا۔"

"کہ جب عوام الناس کوئی حد درجے کی عجیب و غریب داستان سنتے ہیں۔یا کوئی واقعہ ان کے سامنے اپنی تمام تر خصوصیت کے ساتھ بیان کیا جائے تو انکی طبیعت اس واقعے کی طرف ہی مبذول ہو جاتی ہے۔اور واقعہ بیان کرنے کا جو اصلی مقصد نصیحت پکڑنا ہے وہ ضائع ہو جاتا ہے۔"[vi]

جس طرح قرآن نے کسی نئے اور انوکھے واقعے کا ذکر نہیں کیا اسی طرح کسی قصے کو اس کی تفصیلات سمیت مکمل طور پر بیان کرنے سے بھی گریز کیا ہے ۔واقعات بیان کرنے میں حکمت یہ تھی کہ عوام کو جب نیا قصہ سنایا جاتا تو وہ اس میں کھو جاتا اور اس کا مقصد فوت ہو جاتا۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

واقعات کے تذکرہ سے مقصد:

قرآن کریم میں جو قصے ذکر کئے گئے ہیں ان میں سے مقصد اور غرض صرف قصے کو بیان کرنا اور لوگوں کو ان قصوں سے آگاہ کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا اصل مقصد اور بنیادی غرض یہ ہے کہ ناظرین اور سامعین کفر و شرک اور معاصی کی شناخت و قباحت اور عذاب الٰہی کی تباہی و بربادی کو اچھی طرح سمجھیں اور ان سے بچیں اور مومنین نصرت خداوندی اور تائید غیبی پر مطمئن رہیں اور اللہ کے مخلص بندوں کے حق میں الطاف الٰہی اور عنایات خداوندی کے ظاہر ہونے کا نظارہ کریں اور ان کے نقش قدم پر چلیں۔

قرآن کریم میں بار بار آنے والے واقعات

پیدائش اور فضیلت آدم: حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے مٹی سے پیدا کیا اور ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کے سامنے سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ کرنے سے گھمنڈ کیا تو وہ ملعون کیا گیا۔ اس نے راندہ درگاہ ہونے کے بعد اولاد آدم کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

قصص الانبیاء میں یہ واقعات قرآن مجید کی مندرجہ ذیل سورتوں میں بار بار ذکر کیے گئے ہیں۔

١-سورۃ بقرہ ٣٠-٣٩	٥-سورۃ طٰہٰ ١١٦-١٢٣
٢-سورۃ الاعراف ١١-٢٥	٦-سورۃ صٓ ٧١-٨٥
٣-سورۃ الاسراء ٦١-٦٥	٧-سورۃ الحجر ٢٦-٤٤
٤-سورۃ کھف ٥٠	

ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرشتوں کے آدم کو سجدہ کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اس بہت بڑی بزرگی کو ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر اپنا بہت بڑا احسان ظاہر کیا ہے اور فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں۔

"وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ"([vii])

"اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا ہی کافروں میں"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ اے اللہ میری ملاقات حضرت آدم سے کرا دے تو حضرت موسیٰ نے کہا کہ تم وہ آدم ہو جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور روح ڈالی اور فرشتوں سے تمہیں سجدہ کرایا۔([viii])امام ابن کثیر مزید تفسیر لکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تھا وہ آگ سے پیدا ہوا اس کا نام حارث تھا اور جنت کا خازن تھا اس کے علاوہ تمام فرشتے نوری تھے۔

اللہ نے کہا کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پھر آدم کی مٹی اٹھائی گئی جو چکنی اور اچھی تھی اس سے اللہ نے حضرت آدم کو اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا اور چالیس دن تک یوں ہی پتلے کی شکل میں رہے ابلیس آتا اور اور اسے ٹھوکر مار کر دیکھتا جیسے کوئی کھوکھلی چیز ہو اس نے کہا کہ اگر یہ مجھ پر مسلط کی گئی تو میں اسے برباد کر دوں گا اور اسے تسلیم نہیں کروں گا۔ سورۃ البقرہ میں ان واقعات کو امام ابن کثیر نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔([ix])

اس طرح سورۃ الاعراف میں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش شیطان کی مکاریاں اور ابلیس کے راندہ درگاہ ہونے اور اس کے فریب کا ذکر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

"وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ"([x])

"اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر ہم نے تمہاری صورت بنائی پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا
سوائے ابلیس کے وہ سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ تھا"

امام ابن کثیر سورۃ الاعراف کی کی آیت نمبر 18 میں شیطان کے راندہ درگاہ ہونے کا ذکر بیان کر رہے ہیں کہ ابلیس کو نکالتے ہوئے حکم دیتا ہے کہ ذلیل اور راندہ بنا ہوا یہاں سے نکل جا۔اللہ فرماتے ہیں کہ "جو تیری پیروی کرے گا میں ایسے سب لوگوں سے اور تیرے گروہ سے جہنم کو بھر دوں گا"ابن کثیر لکھتے ہیں کہ شیطان کو دونوں کو جنت میں دیکھ کر حسد ہوا اور اس نے ان کے لیے مکاری اور فریب سے کام لیا کہ جو نعمت اور لباس ان کو حاصل ہے انہیں محروم کر دے شیطان نے ان سے کہا کہ اس درخت سے تمہیں تمہارے رب نے اس لئے منع کیا تھا کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ اور ہمیشہ یہاں رہنے کا حق نہ حاصل کر لو اگر تم نے اس طرح کا پھل کھالیا تم یہاں رہ سکو گے پھر شیطان نے حضرت آدم سے کہا کہ کیا میں تمہیں ایک درخت بتاؤں جو کبھی مٹنے والی اور فنا ہونے والی نہیں ہے۔اور شیطان نے ان کے آگے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں تم دونوں سے پہلے یہاں رہتا تھا اور جنت کی جگہ سے خوب

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

واقف ہوں اور شیطان دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا۔اس نے اللہ کا نام لے کر دھوکا دیا جب ہمیں کسی نے اللہ کا نام لے کر دھوکا دیا ہم نے ہمیشہ دھوکا کھایا تو آدم کیسے نہ کھاتا۔ سورۃ الاسراء میں شیطان کی ہٹ دھرمی کا ذکر کیا گیا ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ اور سورۃ الاعراف میں بیان ہے اور سورہ کہف میں شیطان انسان کا کھلا دشمن بتایا گیا ہے، اسی طرح سورۃ طٰہٰ میں انسان خطا کا پتلا ہے کا بیان ہے کہ شیطان نے جیسے حضرت آدم کو بہکایا۔ یہ قصہ سورۃ البقرہ، الاعراف، حجر، الاسراء، کہف اور سورہ ص میں بیان ہوا ہے۔

"فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ * وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ"([xi])

"پھر شیطان نے ان دونوں کے دل میں وسوسہ ڈالا تھا کہ ان کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب کے منع نہیں فرمایا مگر اسی وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ اور ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیے میں آپ کا خیر خواہ ہوں"

انبیاء کرام کی دعوت اور نصرت خداوندی:

تذکیر بایام اللہ میں حضرت نوح، حضرت صالح، حضرت ابراہیم، حضرت لوط اور حضرت شعیب کا اپنی اقوام اور قبائل کے ساتھ توحید باری تعالیٰ کے مسئلے میں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملے میں بحث و مباحثہ کرنے کے واقعات اور ان کی اقوام کا ایمان لانے سے گھمنڈ کرنے کا تذکرہ اور ان کا نہایت نازک شبہات پیش کرنا اور انبیاء کا جواب دینا اور ان کی اقوام کا عقوبت الہٰی میں مبتلا ہونا اور انبیاء اور ان کے متبعین کے حق میں نصرت خداوندی کا ظاہر ہونا ذکر ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا اپنی قوم کو وعظ:

امام ابن کثیر حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں کہ یہ پہلے رسول ہیں جن کو حضرت آدم علیہ السلام کے بعد دنیا میں بھیجا وہ نوح بن لامک بن مرو شلخ بن اخنوخ ہیں۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
July 23, 2025

ارشاد باری تعالیٰ ہے

"لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ * قَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ * قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي ضَلَالَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ * أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ"([xii])

"ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا سو نے فرمایا کہ اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لیے ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ ہے ان کی قوم کے آبرودار لوگوں نے کہا ہم تمہیں صریح غلطی میں دیکھتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم! مجھ میں تو ذرا بھی غلطی نہیں، لیکن میں پروردگار عالم کا رسول ہوں، تم کو اپنے پروردگار کے پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں االلہ کی طرف سے ان امور کی خبر رکھتا ہوں جن کی تم خبر نہیں رکھتے"

امام ابن کثیر بہت سے علماء کی تفسیر سے بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ جو صالحین تھے جب مر گئے تو ان کے معتقدین نے ان کی قبروں پر مسجد بنالی اور ان کی عبادت کرتے، جب کچھ وقت گزر گیا تو ان کے قبلے بنا لیے اور پوجا کرنے لگے۔ ان کے قبلوں کے نام صالحین پر تھے یعنی ود، سواع، یغوث یعوق، نسر وغیرہ۔ جب یہ مجسمہ پرستی بڑھ گئی تو اللہ نے حضرت نوح کو بھیجا کہ پرستش صرف اللہ واحد کی کی جائے تو ان کی قوم نے جواب دیا کہ ہمارے آباؤاجداد ایسا کرتے تھے تم ہمیں کیوں روکتے ہو۔

امام ابن کثیر قوم نوح کے پانی میں غرق ہونے کا ذکر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح کہ اللہ نے نوح اور اس کے ساتھیوں کو کشتی میں بٹھا کر نجات دی اور اللہ کی تکذیب کرنے والوں کو غرق کر دیا جیسا کہ فرمایا گیا کہ اپنے گناہوں کے سبب غرق کر دیے گئے اور دوزخ میں ڈال دیئے گئے یہ لوگ اندھے تھے ہر چیز کو دیکھ ہی نہیں سکتے تھے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ"([xiii])

"سو وہ لوگ ان کی تکذیب ہی کرتے رہے تو ہم نے نوح کو اور جو لوگ ان کے ساتھ کشتی میں تھے بچا لیا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کو ہم نے غرق کر دیا بے شک وہ لوگ اندھے ہو رہے تھے"

اس قصے میں اللہ نے بیان کر دیا ہے کہ اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرنے کی کی کیسی سزا ملی اور رسول مومنین نجات پا گئے۔ زید بن اسلم کہتے ہیں کہ قوم

نوح اتنی کثیر تھی کہ شہر اور جنگل بھر گئے تھے، ہر حصہ زمین پر ان کا قبضہ تھا نوح کے ساتھ نجات پانے والے 80 لوگ تھے انہی میں ایک جرہم تھا جس کی زبان عربی تھی۔

ہود علیہ السلام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور قوم کا جواب:

ابن کثیر قوم ہود کو تبلیغ اور ان کے جواب کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک فرماتا ہے کہ جس طرح ہم نے قوم نوح کی طرف رسول بھیجا تھا قوم عاد کی طرف بھی انہی میں سے ایک شخص ہود کو رسول بنا کر بھیجا تھا۔ یہ عاد ارم کی اولاد تھے اور بڑے مکانات میں رہتے تھے۔ اللہ فرماتے ہیں کہ قوم عاد فخر و ناز میں پڑ گئی ناحق غرور کرنے لگی اور اور کھلا دعویٰ کرنے لگی کہ ہم سے بڑھ کر کون قوی ہے؟ کیا انہوں نے اس پر غور نہیں کیا کہ جس نے انہیں پیدا کیا وہ ان سے زیادہ قوی ہے۔ ہود نے ان سے کہا کہ اے لوگو مجھ میں بے سمجھی نہیں ہے بلکہ میں اللہ کا رسول ہوں رب کی طرف سے حق بات لے کر آیا ہوں ہر چیز اللہ نے پیدا کی وہ ہر شے کا رب ہے میں رب کے پیغامات پہنچا رہا ہوں، میں تمہارا خیر خواہ ہوں تو تم تعجب کیوں کرتے ہو؟ بلکہ یہ تمہارے لئے شکر کی جگہ ہے اللہ کا احسان مانو کہ اس نے قوم نوح کے بعد تم کو ان کی جگہ دی اور وہ قوم ہلاک ہو گئی اور جس نے اپنے رسول کا کہنا نہیں مانا اور یہ کہ تم جسمانی طور پر توانا ہو۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے

"وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا قَالَيَاقَوْمِاعْبُدُوااللَّهَ مَالَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُأَفَلَاتَتَّقُونَ * قَالَ الْمَلَأُالَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ * قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ * أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ "([xiv])

"اور ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں کیا تم نہیں ڈرتے ان کی قوم میں جو آبرو دار لوگ کافر تھے انہوں نے کہا کہ ہم تم کو کم عقلی میں دیکھتے ہیں اور ہم بے شک تم کو جھوٹے لوگوں میں سے سمجھتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اے میری قوم مجھ میں ذرا کم عقلی نہیں لیکن میں پروردگار عالم کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں تم کو اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں۔"

امام ابن کثیر قوم عاد کی تباہی و بربادی کا تفصیل سے ذکر کرتے ہیں کہ اللہ اس میں خبر دے رہا ہے کہ یہ کفار ہود کے ساتھ کس طرح انکار سے پیش آئے اور کہنے لگے کہ کیا ہم سب چھوڑ دیں اور اگر سچے ہو تو عذاب نازل کرو۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

قرآن پاک میں ارشاد ہے

"قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ * قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ رِجْسٌ وَغَضَبٌ "(xv)

"وہ لوگ کہنے لگے کہ کیا آپ ہمارے پاس اس واسطے آتے ہیں کہ ہم صرف اللہ کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے آباؤاجداد نے پوجا ہم ان کو چھوڑ دیں اور ہم کو جس عذاب کی دھمکی دیتے ہو اس کو ہمارے پاس منگوا دو اگر تم سچے ہو تو انہوں نے فرمایا کہ اب تم پر اللہ کی طرف سے عذاب اور غضب آیا ہی چاہتا ہے۔"

ان کی ہلاکت کے واقعات قرآن میں دوسرے مقامات پر مذکور ہے کہ ان پر ایک سخت آندھی بھیجی گئی اور ان کو تہس نہس کر کے رکھ دیا جیسا کہ دوسری آیت میں ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے

"وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ " (xvi)

"کہ عاد ایک ہوائے صرصر کے ذریعہ ہلاک کر دی گئی۔ یہ آندھی آٹھ دن اور سات راتوں تک چلی۔ یہ سرکش لوگ ایسے مرے پڑے تھے جیسے کھجور کے درختوں کے تنے اور شاخیں الگ الگ ہوں ان میں سے کوئی باقی نہ رہا"

یہ لوگ جب کفر پر بالکل ہی اڑ گئے تو اللہ نے تین سال بارش روک رکھی وہ سخت فتنہ میں مبتلا ہو گئے جب وہ سخت آفت کا شکار ہوئے تو اللہ سے کشادکاری کی دعائیں مانگتے، ان کا دستور تھا کہ کسی کو بیت اللہ بھیجتے، چنانچہ قوم عاد نے ستر آدمیوں کا ایک وفد حرم کی طرف بھیجا تا کہ کعبۃ اللہ میں جا کر پانی برسنے کی دعا کریں۔ وہ وہاں معاویہ بن بکر کے پاس مکہ سے باہر ٹھہرے ایک مہینے تک قیام کیا، شرابیں پیتے کنیزوں کے گانے سنتے، قیام طویل ہو گیا ادھر معاویہ کا اپنی قوم عاد کی پریشانی اور قحط کے سبب دل بہت زیادہ تنگ تھا۔ معاویہ بن عکرمہ نے انہیں دعا کرنے کو کہا تب ان لوگوں کو احساس ہوا، کعبۃ اللہ گئے اور اپنی قوم کے لئے دعا مانگنے لگے۔ اس وفد کے سربراہ کا نام قیل تھا۔ اللہ کی قدرت سے تین ابر (بادل) ظاہر ہوئے۔ ایک سفید ایک کالا ایک سرخ۔ آسمان سے ایک آواز آئی کہ ان میں سے ایک اپنی قوم کے لئے پسند کر لیں۔ قیل نے کہا میں سیاہ پسند کرتا ہوں۔ تو آسمان سے آواز آئی کہ تو نے خاک کو پسند کیا قوم عاد سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ یہ ابر نہ باپ کو چھوڑے گا نہ بیٹے کو، سب کو برباد کر کے رکھ دے گا، لیکن عاد کا قبیلہ بنی الوذیہ محفوظ رہے گا۔ عاد کا یہ قبیلہ محفوظ رہا اور ساری قوم عاد تباہ ہو گئی۔ اور جو لوگ بچ گئے ان کو عاد ثانی کہا جاتا ہے۔ یہ عذاب سات راتیں اور آٹھ دن تک برستا رہا۔ اور کوئی عادی ہلاک ہونے سے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

نہیں بچا۔ حضرت ہود اور ان کے ساتھی کھیت میں پناہ گزیں ہو گئے وہاں انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

"وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ " ([xvii])
"جب ہمارا عذاب آپہنچا تو ہم نے ہود کو بچالیا اور ان کے ساتھ کے مومنین کو بھی عذاب الیم سے وہ محفوظ رہے"

حضرت صالح کا پیغام توحید:

امام ابن کثیر حضرت صالح کے پیغام توحید اور منکر لوگوں کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ثمود کی طرف ان کے ایک ہم قوم صالح پیغمبر بھیجے گئے تھے، انہوں نے بھی دعوت و تعلیم دی کہ لوگو! اللہ واحد کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی اور رب نہیں سارے پیغمبر اس کی عبادت کی طرف دعوت دیتے رہے جیسا کہ فرمایا کہ تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے گئے سب کی طرف ہی وحی تھی کہ اللہ واحد ہے صرف اس کی عبادت کرنا اور فرمایا کہ ہر قوم میں ہم نے رسول بھیجے وہ سب توحید کی تعلیم دیتے اور اطاعت شیطان سے روکتے رہے۔([xviii]) ارشاد باری تعالیٰ ہے

" وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۭ قَدْ جَاۗءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ"، ([xix])
"اور ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا انہوں نے فرمایا اے میری قوم تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمہارا معبود نہیں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل آچکی ہے"

ان لوگوں نے خود صالح سے سوال کیا تھا کہ انہیں کوئی معجزہ دکھلایا جائے اور درخواست کی تھی کہ اس چٹان کے اندر سے جس کو ہم بتا رہے ہیں ایک ناقہ پیدا ہو۔ حجر کی ایک طرف کا تبہ چٹان تھی۔ لوگوں نے کہا کہ اونٹنی 10 ماہ کا حمل بھی رکھتی ہو اور دودھ بھی دیتی ہو، صالح نے ان سے عہد لیا کہ اگر ان کی درخواست اللہ نے قبول کی وہ ایمان لے آئیں گے اور میرے کہے پر عمل کریں گے جب وعدہ ہو گیا تو صالح دعا کے لیے اٹھے، دعا کی، چٹان میں حرکت ہوئی اور وہ پھٹ پڑی ایک اونٹنی اندر سے نکلی جس کے پیٹ میں بچہ ہونے کی وجہ سے چلنے میں ادھر ادھر حرکت ہو رہی تھی، یہ دیکھ کر کچھ لوگ ایمان لے آئے اور دوسرے اشراف ثمود بھی لا رہے تھے کہ ان کو روک دیا گیا۔ غرض ناقہ کا بچہ ہوا ایک عرصے تک اس قوم میں رہی ایک چشمے سے وہ پانی پیتی ایک دن ناغہ کرتی تا کہ دوسرے جانور پی سکیں، اور لوگ اس کا دودھ پیتے اور پھر برتن بھر لیتے۔ وہ کافی موٹی تازی ہو جاتی اور جانور اس لیئے ڈر کر بھاگ جاتے، اس حالت پر کچھ عرصہ گزرا اور اس قوم کی سرکشی شدید ہو گئی ان لوگوں نے ارادہ کیا کہ اس اونٹنی کو قتل ہی کر دیا جائے ہر روز پانی کا حق حاصل ہو جائے۔ امام

ابن کثیر قتادہ کا بیان لکھتے ہیں کہ قتادہ کہتے ہیں کہ جس نے اس کو قتل کیا سب اس کے پاس گئے تھے حتیٰ کہ عورتیں اور بچے بھی تاکہ اس سے قتل کرائیں۔

ارشاد باری تعالیٰ سے معلوم ہو رہا ہے کہ

"فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا"(xx)

"یعنی انہوں نے نبی کو جھٹلایا اور ناقہ کو قتل کر دیا تو اللہ نے اس سرزمین پر ان کو ہلاک کر کے برابر کر دیا"

انہوں نے ناقہ کو قتل کیا تو اس کا بچہ تین دفعہ چلایا اور چٹان کے اندر گم ہو گیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ لوگوں نے اس کا پیچھا کر کے اسے مار ڈالا تھا۔ یہ خبر جب صالح کو ملی وہ مقتل میں آئے لوگوں کا مجمع تھا، ناقہ کو دیکھ کر رونے لگے اور کہا کہ تم تین دن اور جی لو۔ ناقہ کا قتل بدھ کے روز ہوا جب رات ہوئی تو انہوں نے صالح کا بھی قتل کا ارادہ کیا اور مشورہ کیا کہ اگر یہ سچا ہے اور تین دن بعد ہم ہلاک حق ہونے والے ہیں تو اپنے سے پہلے ہی اس کو کیوں نہ بھیج دیں۔ اور کہا کہ اس کے اولیاء سے کہہ دیں گے کہ ہمیں کیا خبر ہم ان کے واقعہ ہلاکت کے وقت موجود تو تھے نہیں کہ قاتل کو جانتے، ہم تو سچی بات کہنے والے ہیں، جب یہ لوگ اللہ کے نبی کو قتل کرنے کے لئے آئے تو حکم الٰہی سے پتھر برسنا شروع ہو گئے، جمعرات کا دن مہلت کا پہلا دن تھا ان کے چہرے زرد پڑ گئے جیسا کہ صالح نے کہا تھا۔ دوسرے دن جمعہ کو سرخ پڑ گئے اور تیسرے دن سیاہ ہو گئے، اتوار کا دن تھا یہ لوگ مل کر انتظار عذاب کر رہے تھے کہ نامعلوم اب ہمارے ساتھ کیا ہونے والا ہے اور عذاب کی کیا صورت ہو گی سورج اور آسمان سے ایک چیخ بھی نکلی اور پاؤں تلے سے ایک شدید زلزلہ پیدا ہوا، روحیں نکلیں اور ایک دم سب مر گئے۔ سب لوگ اپنے گھروں میں لاشیں بن کر پڑ گئے ایک عورت بچی اور بڑی کافرہ اور سخت ترین دشمن تھی، اس نے عذاب کو دیکھا تو پاؤں کو تیز رفتار بھاگنے کی قوت مل گئی۔ ایک قبیلے کے پاس پہنچی اور سارا ذکر بتایا پھر پانی مانگا اور پیتے ہی مر گئی۔(xxi)

قوم لوط کا فعل بد:

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا کہ اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے لوط کو بھیجا تھا اور وہ اپنی قوم سے کہہ رہے تھے۔ کہ کیا تم ایسے فحش اختیار کیے ہوئے ہو کہ دنیا میں کسی نے تم سے پہلے کبھی ایسا کام نہ کیا تھا یہ بڑی زیادتی اور جہالت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ "(xxii)

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

"اور ہم نے لوط کو بھیجا جبکہ انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا کہ تم ایسا فحش کام کرتے ہو جس کو تم سے پہلے کسی نے دنیا جہاں والوں میں سے نہیں کیا تم مردوں کے ساتھ شہوت رانی کرتے ہو عورتوں کو چھوڑ کر بلکہ تم حد ہی سے گزر گئے ہو"

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ قوم لوط کا رد عمل یہ تھا کہ وہ آپس میں کہنے لگے کہ لوط کو نکال دو دیس سے نکال دو لیکن اللہ نے لوط کو زندہ سلامت وہاں سے نکال لیا اور کفار کو ذلت کی موت مار ڈالا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ "([xxiii])

شعیب کا اپنی قوم کو وعظ:

ابن کثیر لکھتے ہیں کہ شعیب علیہ السلام نے کہا اے میری قوم کے لوگو! شکر کرو کہ تم تعداد میں میں کمزور تھے پھر اللہ نے تمہاری تعداد بڑھا دی اور تمہاری اجتماعی طاقت بڑھ گئی۔ تم پر اللہ کا احسان تھا اور عبرت حاصل کرو اور اگر تم میں سے ایک گروہ میری تبلیغ پر ایمان لاتا ہے اور دوسرا گروہ ایمان نہیں لاتا ہے تو انتظار کرو صبر سے کام لو حتیٰ کہ اللہ ہمارے اور تمہارے درمیان اپنا فیصلہ صادر کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

" قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ"([xxiv])

"تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے واضح دلیل آچکی ہے تو تم ناپ تول پوری پوری کیا کرو اور لوگوں کو ان چیزوں میں نقصان مت کیا کرو، اور روئے زمین میں بعد اس کے کہ اس کی درستگی کر دی گئی فساد مت پھیلا"

امام ابن کثیر قوم شعیب اور شعیب علیہ السلام کی دعا کا ذکر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کفار اپنے نبی شعیب کے ساتھ اور اس زمانے کے مسلمانوں کے ساتھ جس بدسلوکی کے ساتھ پیش آئے جس طرح شعیب کو اور مومنین کو ڈرایا دھمکایا کہ یا تو ہماری بستی چھوڑ دو یا پھر یہ کہ ہماری ملت اختیار کر لو اور ہمارے وفادار بن جاؤں ان سب باتوں کی اللہ پاک خبر دے رہا ہے۔ قوم شعیب کے مطابق متکبرین نے کہا تھا کہ شعیب ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو بستی سے نکال دیں گے یا یہ کہ پھر تمہیں ہماری ملت میں واپس آنا پڑے گا تو شعیب کہتے ہیں کہ کیا تم ایسا کرنا چاہتے ہو اگرچہ ہمیں شرک اختیار کرنا نہ پسند ہو اگر ہم تمہاری ملت میں واپس آ جائیں اور تمہارے ہی نظریات کو اپنا لیں تو ہم اللہ پر بڑا زبردست الزام لگائیں گے۔ پس ان کو زلزلے نے آ پکڑا سو اپنے گھر میں

اوندھے کے اوندھے پڑے رہ گئے جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی اور ان کیپہ حالت ہو گئی جیسے ان گھروں میں کبھی بسے ہی نہ تھے، جنہوں نے شعیب کی تکذیب کی تھی وہ خسارے میں پڑ گئے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

"قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا"([xxv])

"ان کی قوم کے متعلق متکبر سرداروں نے کہا کہ شعیب ہم آپ کو اور جو آپ کے ہمراہ ایمان لانے والے ہیں ان کو اپنی بستی سے نکال دیں گے یا یہ ہو کہ تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ۔شعیب نے جواب دیا کہ کیا ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں گے ہم اس کو مکروہ ہی سمجھتے ہو ہم اللہ پر بڑی جھوٹی تہمت لگانے والے ہو جائیں گے گے اگر ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں، بعد اس کے کہ اللہ نے ہم کو اس سے نجات دی"

حضرت ابراہیم کی دعوت توحید

امام ابن کثیر حضرت ابراہیم کی دعوت توحید کا ذکر کر رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنی امت کو یہ واقعہ بتا دیں کہ وہ اخلاص توکل اور ایک اللہ کی عبادت کریں اور شرک سے دور رہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرَاهِيمَ * إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ * قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عَاكِفِينَ * قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ * أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ * قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذَٰلِكَ يَفْعَلُونَ * قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ * أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ * فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِينَ"([xxvi])

"انہیں ابراہیم کا واقعہ بھی سنا دو جب کہ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو انہوں نے جواب دیا کہ بتوں کی، ہم تو برابر ان کے مجاور بنے بیٹھے رہتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ جب تم انہیں پکارتے ہو تو کیا وہ سنتے بھی ہیں یا تمہیں نفع نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ہم کچھ نہیں جانتے ہم نے تو اپنے باپ دادوں کو اسی طرح کرتے پایا آپ نے فرمایا کچھ خبر بھی ہے جنہیں تم پوج رہے ہو تم اور تمہارے اگلے باپ دادا وہ سب میرے دشمن ہیں بجز سچے اللہ کے جو تمام جہان کا پالنے والا ہے"

اپنی قوم سے اور اپنے باپ سے فرمایا کہ یہ بت پرستی کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو پرانے وقت سے ان بتوں کی پوجا اور عبادت کرتے چلے آئے ہیں۔حضرت ابراہیم نے ان کی اس غلطی کو ان پر واضح کر کے ان کی غلط روش بے نقاب کرنے کے لئے ایک اور بات بیان فرمائی کہ تم ان سے دعائیں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

کرتے ہو اور دور و نزدیک سے ان کو پکارتے ہو تو کیا یہ تمھاری پکار سنتے ہیں؟ جس سے نفع حاصل کرنے کے لیے تم انہیں بلاتے ہو وہ نفع دیتے ہیں؟ اور اگر تم ان کی عبادت نہ کرو تو کیا وہ تمہیں نقصان دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے بڑوں کی وجہ سے یہ بت پرستی پر جمع ہوئے ہیں ہیں۔ آپ نے اعلان کر دیا تھا کہ مجھے تم سے عداوت ہے جب تک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ، میں اے باپ تجھ سے اور تیری قوم اور تیرے معبودوں سے بری ہوں، صرف اپنے رب سے آرزو ہے کہ وہ مجھے راہ راست دکھائے۔

فرعون اور اس کی قوم کا واقعہ:

امام ابن کثیر حضرت موسی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کر رہے ہیں کہ وہ جب فرعون کی طرف بھیجے گئے فرعون مصر کا بادشاہ تھا لیکن فرعون اور اس کی قوم نے انکار کیا اور کفر کیا جیسا کہ فرمایا انہوں نے سرکشی کی وجہ سے انکار کیا حالانکہ ان کے دل مانتے ہیں۔ یعنی جن لوگوں نے اللہ کی راہ سے روک دیا اور رسول کی تکذیب کی اے محمد ﷺ تم غور کرو کہ ہم نے انہیں کیسی سزا دی اور موسی کے دیکھتے ہم نے انہیں غرق کر دیا دیکھو ان مفسدین کا کیا انجام ہوا؟ ارشاد الہی ہے

"ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰي بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ"([xxvii])
"پھر ان پیغمبروں کے بعد ہم نے موسیٰ کو نشانیاں دے کر فرعون اور اسکے اعیان سلطنت کے پاس بھیجا تو انہوں نے ان کے ساتھ کفر کیا سو دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا کیا انجام ہوا۔"

امام ابن کثیر موسی علیہ السلام کا فرعون کے ساتھ مناظرہ کا ذکر کرتے ہیں اور بیان کر رہے ہیں حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے اور فرعون کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس کا ذکر ہو رہا ہے کہ اللہ کے کلیم نے فرمایا کہ اے فرعون میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ جو تمام عالم کا خالق و مالک ہے۔ مجھے یہی لائق ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں وہی باتیں کہوں جو سراسر حق ہے۔ فرعون نے کہا میں تجھے سچا نہیں سمجھتا نہ تیری طلب پوری کروں گا اور اگر تو اپنے دعوے میں واقعہ ہی سچا ہے تو کوئی معجزہ پیش کر۔ تاکہ تمہاری بات کی تصدیق ہو سکے۔ ارشاد باری تعالی ہے

"قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَّنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِىَ بَيْضَاۗءُ لِلنّٰظِرِيْنَ" ([xxviii])

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
July 23, 2025

"فرعون نے کہا اگر تم نشانی لیکر آئے ہو تو اگر سچے ہو تو لے آؤ دیکھاؤ موسیٰ نے اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ اسی وقت صریح اژدھا ہو گیا اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو اسی وقت دیکھنے والوں کی نظر میں سفید براق تھا"

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ موسی نے اپنا عصا سامنے ڈال دیا تو اللہ کی قدرت سے جو بہت بڑا سانپ بن گئی اور منہ پھاڑے فرعون کی طرف لپکا، وہ مارے خوف کے تخت پر سے کود گیا اور فریاد کرنے لگا کہ موسیٰ اللہ کے لیے اسے روک لو۔ حضرت موسیٰ نے اسی وقت اس پر ہاتھ رکھا اور اسی وقت عصا بن گیا۔ جب فرعون چیخ اٹھا اے موسیٰ اس پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔

امام ابن کثیر فرعون اور اس کے ساتھیوں کے فکر مند ہونے کا ذکر کرتے ہیں کہ جب فرعون نے اپنے ارکان سلطنت کی جماعت سے کہا یہ تو بڑا فنکار ساحر ہے لوگوں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور سوچا کہ اب کیا کیا جائے انھیں اس بات کا ڈر ہوا کہ لوگ اس کے متعلق ہو کر اس کے ساحر کی طرف مائل ہو جائیں گے جس کا غلبہ ہو جائے گا اور وہ لوگوں کو ان کی سرزمین سے نکال باہر کرے گا لیکن جس بات کا اندیشہ نہیں تھا اسی میں مبتلا ہونا پڑا جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ

"قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ - يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ" (xxix)

"تو قوم فرعون میں جو سردار تھے وہ کہنے لگے یہ بڑا علامہ جادوگر ہے۔ اس کا ارادہ یہ ہے کہ تم کو تمہارے ملک سے نکال دے بھلا تمہاری کیا صلاح ہے؟"

امام ابن کثیر حضرت موسی کے مقابلے کے لئے ماہر جادوگروں کی خدمات کا ذکر کرتے ہیں کہ جادوگروں اور فرعون کے درمیان باتیں ہوئیں جو جادوگر اگر موسی غالب آ جائیں تو انہیں بڑا انعام دیا جائے گا اور ان کو منہ مانگی مراد دی جائے گی۔ امام ابن کثیر اس مقابلہ کا ذکر فرماتے ہیں جادوگروں کو اپنی قوت پر بڑا گھمنڈ تھا اس لیے انہوں نے آتے ہی حضرت موسیٰ کو چیلنج دیا کہ تمہیں اختیار ہے میدان میں اپنے کرتب پہلے دکاؤ اور اگر کہو تو پہل ہم کر دیں۔ آپ نے فرمایا بہتر ہے کہ تمہارے حوصلے نکل جائیں اور لوگ تمہارا کمال فن دیکھ لیں اور پھر اللہ کی قدرت کو بھی دیکھ لیں اور حق و باطل میں دیکھ بھال کر فیصلہ کر سکیں وہ تو یہ چاہتے ہی تھے انہوں نے جھٹ سے اپنی رسیاں اور لکڑیاں نکال نکال کر میدان میں ڈالنی شروع کر دین ادھر وہ میدان میں پڑتے ہی چلتی پھرتی اور بنی بنائی سانپ معلوم ہونے لگیں۔۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) اپنے دل میں خطرہ محسوس کرنے لگے۔ اللہ کی طرف سے اسی وقت وحی آئی کہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
July 23, 2025

خوف نہ کر تو ہی غالب رہے گا۔اپنے دائیں ہاتھ کا عصا ڈال تو سہی ان کا کیادھرا یہ تو سب ہڑپ کر جائے گی۔یہ سب تو جادو گری کا کرشمہ ہے بھلا جادو والے بھی کبھی کامیاب ہوئے ہیں؟امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ یہ جادو گر پندرہ ہزار یا تیس ہزار سے اوپر اوپر تھے یا ستر ہزار کی تعداد میں تھے۔جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَاَرْسِلْ فِي الْمَدَاۗىِٕنِ حٰشِرِيْنَ يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِيْمٍ وَجَاۗءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوْٓا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ قَالُوْا يٰمُوْسٰٓي اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِيْنَ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَاۗءُوْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ" (xxx)

"انہوں نے فرعون سے کہا کہ فی الحال موسیٰ اور اس کے بھائی کے معاملے کو موقوف رکھئے اور شہروں میں نقیب روانہ کر دیجیے کہ تمام ماہر جادو گروں کو آپ کے پاس لے آئیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جادو گر فرعون کے پاس آ پہنچے اور کہنے لگے کہ اگر ہم جیت گئے تو ہمیں صلہ عطا کیا جائے فرعون نے کہا ہاں ضرور اور اس کے علاوہ تم مقربوں میں داخل کئے جاؤ گے جب فریقین روز مقرر پر جمع ہوئے تو جادو گروں نے کہا کہ موسیٰ یا تم جادو کی چیز ڈالو یا ہم ڈالتے ہیں موسیٰ نے کہا تم ہی ڈالو جب انہوں نے جادو کی چیزیں ڈالی تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا یعنی نظر بندی کر دی اور لاٹھیوں اور رسیوں کے ساتھ بنا بنا کر انہیں ڈرا اڈرا دیا اور بہت بڑا جادو دیکھایا"

امام ابن کثیر بیان فرماتے ہیں کہ جب فرعون کو شکست ہوئی اور جادو گر مومن بن گئے فرعون سیخ پا ہو گیا تو ان کو دھمکی دی کہ آج موسی تم پر غلبہ لے آیا دراصل یہ تمہاری سازش یہ تمہارا استاد ہے تم اس کے شاگرد ہو اور تمہیں جادو سکھایا۔جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ مَّكَرْتُمُوْهُ فِي الْمَدِيْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ وَمَا تَنْقِمُ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاۗءَتْنَا" (xxxi)

"فرعون نے کہا کہ بیشتر اس کے میں تمہیں اجازت دو تم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ فریب ہے جو تم نے ملکر شہر میں کیا ہے تاکہ اہل شہر کو یہاں سے نکال دو سو عنقریب اس کا نتیجہ معلوم کر لو گے میں پہلے تو تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کٹوا دوں گا پھر تم سب کو سولی چڑھا دوں گا۔تو وہ بولے ہم تو اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اور اس کے سوا تم کو ہماری کون سی بات بری لگی ہے کہ جب ہمارے پروردگار کی نشانیاں ہمارے پاس آ گئیں تو ہم ان پر ایمان لے آئے؟"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ اب آل فرعون پر بھی سختی کے مواقع آئے تاکہ ان کی آنکھیں کھلیں اور اللہ کے دین کی طرف جھکیں، کھیتیاں کم آئیں، قحط سالیاں پڑ گئیں، درختوں میں پھل کم لگے یہاں تک کہ ایک درخت میں ایک ہی کھجور لگی یہ صرف بطور آزمائش تھا کہ وہ اب بھی ٹھیک ٹھاک ہو جائیں۔ لیکن ان عقل کے اندھوں کو راستی سے دشمنی ہو گئی شادابی اور فراخی دیکھ کر تو اکڑ کر کہتے کہ یہ ہماری وجہ سے ہے اور خشک سالی اور تنگی دیکھ کر آواز لگاتے کہ یہ موسیٰ اور مومنوں کی وجہ سے ہے۔ سیاہ دل لوگ اقرار کے بعد انکار کرتے رہے۔ (xxxii)

ارشاد باری تعالی ہے

"وَلَقَدْ اَخَذْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِيْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ فَاِذَا جَاۗءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰي وَمَنْ مَّعَهٗ ۭ اَلَآ اِنَّمَا طٰۗىِٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" (xxxiii)

"اور ہم نے فرعونیوں کو قحطوں اور میووں کے نقصان میں پکڑا تاکہ نصیحت حاصل کریں۔ تو جب ان کو آسائش حاصل ہوتی تو کہتے کہ ہم اس کے مستحق ہیں اور اگر سختی پہنچتی تو موسیٰ اور ان کے رفیقوں کی بدشگونی بتاتے دیکھو ان کی بدشگونی خدا کے ہاں (مقدر) ہے لیکن ان میں اکثر نہیں جانتے۔"

امام ابن کثیر فرعونیوں کی تباہی اور بن اسرائیل پر انعامات کا تذکرہ کرتے ہیں کہ قوم فرعون کو بہت سی نشانیاں بتائی گئیں باری تعالیٰ کی بار بار کی نشانیاں دیکھتے ہوئے بھی ایمان لانے سے برابر انکار کرتے رہے تو قدرت نے اپنے زبردست انتقام میں انہیں پھانس لیا اور سب کو دریا برد کر دیا۔ بنی اسرائیل بحکم اللہ تعالیٰ ہجرت کر کے چلے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا ان کے لیے خشک ہو گیا پھر فرعون اور اس کے ساتھی اس میں اترے تو دریا میں پھر روانی آگئی اور پانی کا ریلہ آیا اور وہ سب ڈوب گئے۔ یہ تھا انجام اللہ کی باتوں کو جھوٹ سمجھنے اور ان سے غافل رہنے کا۔

ارشاد باری تعالی ہے۔

"وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ" (xxxiv)

"ہم نے ان بے بسوں پر احسان کرنا چاہا اور انہیں امام اور وارث بنانا چاہا۔ انہیں حکومت سونپ دی اور فرعون وہامان اور ان کے لشکریوں کو وہ نتیجہ دکھایا جس سے وہ بھاگ رہے تھے"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی فضیلت و معجزات کا تذکرہ:

امام ابن کثیر داؤد علیہ السلام کی فضیلت بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اس نے اپنے بندے اور رسول حضرت داؤد (علیہ السلام) پر دنیوی اور اخروی رحمت نازل فرمائی۔ نبوت بھی دی بادشاہت بھی دی لاؤلشکر بھی دیئے، ایک پاکیزہ معجزہ یہ عطا فرمایا۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ" (xxxv)

"اور ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے برتری بخشی تھی اے پہاڑو! ان کے ساتھ تسبیح کرو اور پرندوں کو (انکا مسخر کردیا) اور انکے لیے ہم نے لوہے کو نرم کردیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور کڑیوں کو اندازے سے جوڑو اور نیک عمل کرو جو عمل تم کرتے ہو میں ان کو دیکھنے والا ہوں"

حضرت داؤد علیہ السلام نے دنیا میں سب سے پہلے زرہ ایجاد کی ہے۔ ہر روز صرف ایک زرہ بناتے اس کی قیمت چھ ہزار درہم تھی دو ہزار گھر بار کے خرچ کے لئے رکھ چھوڑے چار ہزار لوگوں کے کھلانے پلانے میں صرف کر دیتے۔ زرہ بنانے کی ترکیب خود اللہ کی سکھائی ہوئی تھی۔ تاریخ ابن عساکر میں ہے حضرت داؤد (علیہ السلام) بھیس بدل کر نکلا کرتے اور رعایا کے لوگوں سے مل کر ان سے اور باہر کے آنے جانے والوں سے دریافت فرماتے کہ داؤد کیسا آدمی ہے؟ لیکن ہر شخص کو تعریفیں کرتا ہوا ہی پاتے۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو انسانی صورت میں نازل فرمایا۔ حضرت داؤد کی ان سے بھی ملاقات ہوئی تو جیسے اوروں سے پوچھتے تھے ان سے بھی سوال کیا انہوں نے کہا کہ داؤد ہے تو اچھا آدمی اگر ایک کمی اسمیں نہ ہوتی تو کامل بن جاتا۔ آپ نے بڑی رغبت سے پوچھا کہ وہ کیا؟ فرمایا وہ اپنا بوجھ مسلمانوں کے بیت المال پر ڈالے ہوئے ہیں خود بھی اسی میں سے لیتا ہے اور اپنی اہل و عیال کو بھی اسی میں سے کھلاتا ہے۔ حضرت داؤد (علیہ السلام) کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ یہ شخص ٹھیک کہتا ہے اسی وقت جناب باری کی طرف جھک پڑے اور گریہ وزاری کے ساتھ دعائیں کرنے لگے کہ اللہ مجھے کوئی کام کاج ایسا سکھا دے جس سے میرا پیٹ بھر جایا کرے۔ کوئی صنعت اور کاریگری مجھے بتادے جس سے میں اتنا حاصل کر لیا کروں کہ وہ مجھے اور میرے بال بچوں کو کافی ہو جائے۔ (xxxvi)

امام ابن کثیر حضرت سلیمان پر اللہ کے انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضرت داؤد (علیہ السلام) پر جو نعمتیں نازل فرمائی تھیں اسی طرح پھر آپ کے فرزند حضرت سلیمان (علیہ السلام) پر جو نعمتیں نازل فرمائی تھیں ان کا بیان ہو رہا ہے کہ ان کیلئے ہوا کو تابع فرمان بنا دیا۔ مہینے بھر کی راہ صبح ہی صبح ہو جاتی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

اور اتنی ہی مسافت کا سفر شام کو ہو جاتا۔تانبے کو بطور پانی کر کے اللہ تعالی نے اس کے چشمے بہادیئے تھے کہ جس کام میں جس طرح جس وقت لانا چاہیں تو بلاوقت لے لیا کریں۔جنات کوان کی ماتحتی میں کر دیا جو وہ چاہتے اپنے سامنے ان سے کام لیتے۔ان میں سے جو جن احکام سلیمان کی تعمیل سے جی چراتا فوراً آگ سے جلادیا جاتا۔

امام ابن کثیر حضرت داؤد پر اللہ کے احسانات کاتذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قتادہ کہتے ہیں کہ حضرت داؤد کو کو عبادت کی قدرت اور اسلام کی فقہ عطا فرمائی گئی تھی۔اللہ نے پہاڑوں کوان کے ساتھ رجوع کرنے کا حکم دیا تھااسی طرح پرندے بھی آپ کی آواز سن کر آپ علیہ السلام کا ساتھ اللہ کی پاکی بیان کرنے لگ جاتے اڑتے ہوئے پرندے پاس سے گزرتے تو آپ تورات پڑھتے ہوتے تو آپ علیہ السلام کے ساتھ ہی وہ بھی تلاوت میں مشغول ہو جاتے اور پرواز ترک کر کے بیٹھ جاتے حضرت داؤد کی تسبیح میں ان کا ساتھ دیتے تھے بادشاہ کو جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اللہ انہیں سب دے دیا 4000ان کے محافظ سپاہ ہر رات 33ہزار فوجی پہرے پر چڑھتے تھے چالیس ہزار آدمی ہر وقت ان کی خدمت میں مسلح تیار رہتے۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"اِصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ ۚ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً ۭ كُلٌّ لَّهٗٓ اَوَّابٌ وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ" ([xxxvii])

"اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ہمارے بندے داؤد کو یاد کرو جو صاحب قوت تھے (اور) بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے ہم نے پہاڑوں کو ان کے زیر فرمان کر دیا تھا کہ صبح و شام ان کے ساتھ (خدائے) پاک (کا ذکر) کرتے تھے اور پرندوں کو بھی کہ جمع رہتے تھے سب ان کے فرماں بردار تھے اور ہم نے ان کی بادشاہی کو مستحکم کیا اور ان کو حکمت عطا کی اور (خصومت کی) بات کا فیصلہ سکھایا"

امام ابن کثیر مزید لکھتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام نے دعا کہ مجھے ایسا ملک عطا فرمایا جائے جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو یہ بھی پوری ہوئی اور آپ کے تابع ہوائیں کر دی گئیں۔مجاہد کہتے ہیں کہ ایک شیطان سے جس کا نام آصف تھا ایک مرتبہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے پوچھا کہ تم لوگوں کو کس طرح فتنے میں ڈالتے ہو؟اس نے کہا ذرا مجھے انگوٹھی دکھاؤ میں ابھی آپ کو دکھا دیتا ہوں آپ نے انگوٹھی دے دی اس نے اسے سمندر میں پھینک دیا سلیمان بن بیٹھا۔سب چیزوں پر شیطان نے قبضہ کر لیا سوائے آپ کی بیویوں کے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

حضرت ایوب اور یونس کے آزمائش کے واقعات اور اللہ کی رحمت کا ظہور:

امام ابن کثیر سورۃ الانبیاء کی آیت میں حضرت ایوب (علیہ السلام) کی تکلیفوں کا بیان کر رہے ہیں جو مالی جسمانی اور اولاد پر مشتمل تھیں ان کے پاس بہت سے قسم قسم کے جانور، کھیتیاں باغات، اولاد بیویاں لونڈیاں غلام جائیداد اور مال و متاع سبھی کچھ اللہ کا دیا موجود تھا۔اب جو رب کی طرف سے ان پر آزمائش آئی تو ایک سرے سے سب کچھ فنا ہوتا گیا یہاں تک کہ جسم میں جذام پھوٹ پڑا۔دل و زبان کے سوا سارے جسم کا کوئی حصہ اس مرض سے محفوظ نہ رہا۔ یہاں تک کہ آس پاس والے کراہت کرنے لگے۔شہر کے ایک ویران کونے میں آپ کو سکونت اختیار کرنی پڑی۔سوائے آپ کی ایک بیوی صاحبہ کے اور کوئی آپ کے پاس نہ رہا،اس مصیبت کے وقت سب نے کنارہ کر لیا۔یہی ایک تھیں جو ان کی خدمت کرتی تھیں ساتھ ہی محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنے کو بھی لایا کرتی تھیں۔جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰي رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰي لِلْعٰبِدِيْنَ" (xxxviii)

"اور ایوب (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو ہم نے ان کی دعا قبول کر لی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کر دی اور ان کو بال بچے عطا فرمائے اور اپنی مہربانی سے ان کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لیے یہ نصیحت ہے"

حضرت ایوب (علیہ السلام) بڑے ہی صابر تھے آپ کا سب کچھ فنا ہو گیا آپ کی دعاؤں میں یہ بھی دعا تھی اے اللہ تو نے جب مجھے تونگر اور اولاد اور اہل و عیال والا بنا رکھا تھا تو خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں نے نہ کبھی غرور و تکبر کیا نہ کبھی کسی پر ظلم ستم کیا۔

حضرت حسن اور قتادہ فرماتے ہیں سات سال اور کئی ماہ آپ بیماری میں مبتلا رہے۔آپ کی بیوی صاحبہ عموماً آپ سے عرض کیا کرتی تھیں کہ اللہ سے دعا کرو۔لیکن آپ نہ کرتے تھے یہاں تک کہ ایک دن بنو اسرائیل کے کچھ لوگ آپ کے پاس سے نکلے اور آپ کو دیکھ کر کہنے لگے اس شخص کو یہ تکلیف ضرور کسی نہ کسی گناہ کیوجہ سے ہے اس وقت بے ساختہ آپ کی زبان سے یہ دعا نکل گئی۔حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب (علیہالسلام) کے دو بھائی تھے ایک دن وہ ملنے کے لیے آئے۔ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اگر اس شخص میں بھلائی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت میں نہ ڈالتا اس بات نے حضرت ایوب (علیہ السلام) کو وہ صدمہ پہنچایا جو آج تک آپ کو کسی چیز سے نہ ہوا تھا اس وقت کہنے لگے اللہ کوئی رات مجھ پر ایسی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
July 23, 2025

نہیں گزری کہ میں نے پیٹ بھر لیا ہو آپ دعا کرتے ہوئے سجدے میں گرپڑے کہ اے اللہ میں تو اب سجدے سے سر نہ اٹھاؤں گا جب تک کہ تو مجھ سے ان تمام مصیبتوں کو دور نہ کردے جو مجھ پر نازل ہوئی ہیں۔ چنانچہ یہ دعا قبول ہوئی۔ اور اس سے پہلے کہ آپ سر اٹھائیں تمام تکلیفیں اور بیماریاں دور ہو گئیں جو آپ پر اتری تھیں۔

حضرت یونس کا ذکر

امام ابن کثیر حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں بیان کر رہے ہیں کہ یہ پیغمبر تھے۔ اور موصل کے علاقے کی بستی نینوا کی طرف نبی بنا کر اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا۔ آپ نے اللہ کی راہ کی دعوت دی لیکن قوم ایمان نہ لائی۔ آپ وہاں سے ناراض ہو کر چل دیئے اور ان لوگوں سے کہنے لگے کہ تین دن میں تم پر عذاب الٰہی آجائے گا جب انہیں اس بات کی تحقیق ہو گئی اور انہوں نے جان لیا کہ انبیاء (علیہم السلام) جھوٹے نہیں ہوتے تو یہ سب کے سب چھوٹے بڑے مع اپنے جانوروں اور مویشیوں کے جنگل میں نکل کھڑے ہوئے بچوں کو ماؤں سے جدا کر دیا اور بلک بلک کر نہایت گریہ وزاری سے جناب باری تعالیٰ میں فریاد شروع کر دی۔ ادھر ان کی آہ وبکاء ادھر جانوروں کی بھیانک صدا پر ان سے عذاب اٹھا لیا گیا۔ جیسا کہ اللہ پاک نے فرمایا

"وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰي فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ڰ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُــْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ" ([xxxix])

"اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر قابو نہیں پاسکیں گے، آخر اندھیرے میں (خدا کو) پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے (اور) بیشک میں قصوروار ہوں تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں"

حضرت یونس (علیہ السلام) یہاں سے چل کر ایک کشتی میں سوار ہوئے آگے جاکر طوفان کے آثار نمودار ہوئے۔ قریب تھا کہ کشتی ڈوب جائے مشورہ یہ ہوا کہ کسی آدمی کو دریا میں ڈال دینا چاہیے کہ وزن کم ہو جائے۔ قرعہ حضرت یونس (علیہ السلام) کا نکلا۔ اب کہ حضرت یونس (علیہ السلام) خود کھڑے ہو گئے کپڑے اتار کر دریا میں کود پڑے۔ بحکم الٰہی ایک مچھلی پانی کاٹتی ہوئی آئی اور آپ کو لقمہ کر گئی۔ لیکن بحکم اللہ نے آپ کی ہڈی توڑی نہ جسم کو کچھ نقصان پہنچایا۔ آپ اس کے لیے غذا نہ تھے بلکہ قید خانہ تھا۔ اسی وجہ سے آپ کی نسبت مچھلی کی طرف کی گئی عربی میں مچھلی کو نون کہتے ہیں۔ ابن جریر میں ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس (علیہ السلام) کے قید کا ارادہ کیا تو مچھلی کو حکم دیا کہ آپ کو نگل لے

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

جب آپ سمندر کی تہہ میں پہنچے تو وہاں تسبیح سن کر حیران رہ گئے وحی آئی کہ یہ سمندر کے جانوروں کی تسبیح ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی اللہ کی تسبیح شروع کر دی اسے سن کر فرشتوں نے کہا بارالٰہا! یہ آواز تو بہت دور کی اور بہت کمزور ہے کس کی ہے؟ ہم تو نہیں پہچان سکے۔ جواب ملا کہ یہ میرے بندے یونس کی آواز ہے اس نے میری نافرمانی کی میں نے اسے مچھلی کے پیٹ کے قید خانے میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے کہا پروردگار ان کے نیک اعمال تو دن رات کے ہر وقت چڑھتے ہی رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی سفارش قبول فرمائی اور مچھلی کو حکم دیا کہ وہ آپ کو کنارے پر اگل دے۔ ([xl])

اسی طرح سورہ الصافات میں حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے منہ میں جانے کا ذکر کیا گیا ہے اور دعا کرنے سے باہر آجائے۔

7. حضرت عیسی کے معجزات

امام ابن کثیر حضرت عیسی کی معجزانہ پیدائش کے بارے میں ذکر کر رہے ہیں کہ یہ خوشخبری حضرت مریم کو فرشتے سنا رہے ہیں کہ ان سے ایک لڑکا ہو گا جو بڑی شان والا اور صرف اللہ کے کلمہ "کن" کے کہنے سے ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

"اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ وَیُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ" ([xli])

"وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ بن مریم ہو گا (اور جو) دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے ہو گا اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے گفتگو کرے گا اور نیکوکاروں میں ہو گا مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ ہاں کیونکر ہو گا کہ انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں؟ فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے"

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ جمہور نے ذکر کیا اس کا نام مسیح ہو گا، عیسیٰ بیٹا مریم (علیہ السلام) کا، ہر مومن اسے اسی نام سے پہچانے گا، مسیح نام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زمین میں وہ بکثرت سیاحت کریں گے، ماں کی طرف منسوب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کا باپ کوئی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ دونوں جہان میں برگزیدہ ہیں اور مقربان خاص میں سے ہیں، ان پر اللہ عزوجل کی شریعت اور کتاب اترے گی اور بڑی بڑی مہربانیاں ان پر دنیا میں نازل ہوں گی۔ اور آخرت میں بھی۔ حضرت مریم اس بشارت کو سن کر اپنی مناجات میں کہنے لگیں اللہ مجھے بچہ کیسے ہو گا؟ میں نے تو نکاح نہیں کیا اور نہ میرا ارادہ نکاح کرنے کا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

ہے اور نہ میں ایسی بدکار عورت ہوں ماشاء اللہ، اللہ عزوجل کی طرف سے فرشتے نے جواب میں کہا کہ اللہ کا امر بہت بڑا ہے اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔(xlii)

امام ابن کثیر حضرت عیسی علیہ السلام کے عظیم معجزات بیان کرتے ہوئے ذکر کرتے ہیں کہ فرشتے حضرت مریم سے ذکر کرتے ہیں کہ تیرے اس لڑکے یعنی حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو پروردگار عالم لکھنا سکھائے گا حکمت سکھائے گا اور اسے تورات سکھائے گا جو حضرت موسیٰ بن عمران پر اتری تھی اور انجیل سکھائے گا جو حضرت عیسیٰ ہی پر اتری، چنانچہ آپ کو یہ دونوں کتابیں حفظ تھیں، انہیں بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا گیا۔

امام ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت عیسی کا یہ معجزہ یہ تھا کہ مٹی لی اس کا پرندہ بنایا پھر پھونک مارتے ہی وہ سچ مچ کا جیتا جاگتا پرندبن کر سب کے سامنے اڑنے لگا، یہ اللہ کے حکم اور اس کی زبان سے تھا، حضرت عیسیٰ کی اپنی قدرت سے نہیں یہ ایک معجزہ تھا جو آپ کی نبوت کا نشان تھا، اکمہ اس اندھے کو کہتے ہیں جسے دن کے وقت دکھائی نہ دے اور رات کو دکھائی دے، بعض نے کہا اکمہ اس نابینا کو کہتے ہیں جسے دن کو دکھائی دے اور رات کو دکھائی نہ دے، بعض کہتے ہیں بھینگا اور ترچھا اور کانا مراد ہے، بعض کا قول یہ بھی ہے کہ جو ماں کے پیٹ سے بالکل اندھا پیدا ہوا ہو۔

ابرص سفید دانے والے کوڑھی کو کہتے ہیں ایسے بیمار بھی اللہ جل شانہ کے حکم سے حضرت عیسیٰ اچھے کر دیتے تھے اور مردوں کو بھی اللہ عزوجل کے حکم سے آپ زندہ کر دیا کرتے تھے، علماء کا قول ہے کہ ہر زمانے کے نبی کو معجزات کو عطا فرمانے لگے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے زمانے میں جادو کا بڑا چرچا تھا اور جادوگروں کی بڑی قدر و تعظیم تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ معجزہ دیا جس سے تمام جادوگروں کی آنکھیں کھل گئیں۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے زمانہ میں طبیبوں اور حکیموں کا دور دورہ تھا۔ پس آپ کو وہ معجزے دے گئے جس سے وہ سب عاجز تھے پس اسی طرح حضرت عیسی کا اور معجزہ بیان ہوا کہ آپ نے فرمایا بھی اور کر کے بھی دکھایا بھی، کہ جو کوئی تم میں سے آج اپنے گھر سے جو کچھ کھا کر آیا ہو میں اسے بھی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اطلاع بتادوں گا یہی نہیں بلکہ کل کے لیے بھی اس نے جو تیاری کی ہوگی وہ بھی۔ میں جو تعلیم تمہیں دے رہا ہوں وہ برحق ہے میں تم پر بعض وہ چیزیں حلال کرنے آیا ہوں جو مجھ سے پہلے تم پر حرام کی گئی ہیں، امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے تورات کے بعض احکام منسوخ کئے ہیں بعض کہتے ہیں کہ آپ نے منسوخ نہیں کیا البتہ بعض حلال چیزوں میں جو اختلاف تھا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے ان کی حقیقت بیان فرمادی اور ان کے حلال ہونے پر مہر کر دی۔(xliii)

خلاصہ بحث

قرآن کریم میں جو قصے بیان کیے گئے ہیں تذ کیر بایام اللہ میں ان کا مقصد صرف ان قصوں کو بیان کرنا نہیں اور لوگوں کو آگاہ کرنا نہیں ہے بلکہ ان کا اصل مقصد اور بنیادی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو کفر و شرک اور گناہ کی شناخت، عذاب الٰہی کا تباہی و بربادی کو اچھی طرح سمجھے یں اور ان سے بچیں اور مومنین اللہ کی نصرت اور غیبی مدد پر مطمئن رہیں اور اللہ کے مخلص بندوں کے حق میں اللہ کی عنایات کے ظاہر ہونے کا نظارہ کریں اور ان کے نقش قدم پر چلیں۔ اللہ نے ان قصوں میں ایسی جامع باتوں کا انتخاب فرمایا ہے جو تذ کیر و موعظت میں نفع بخش ہے اور قصوں کو پوری تفصیل کے ساتھ ان کی تمام خصوصیات کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ اللہ پر جو لوگ توکل رکھتے ہیں ان پر سے ان سب سختیوں کو دور کر دیتا ہے اللہ اپنے نبیوں کو ایسی چیزیں دیتے ہیں جن سے لوگ نصیحت حاصل کریں۔ اور ان کے مخالفین کی آنکھیں کھلیں اور ان پر اللہ کی حجت قائم ہو اللہ نے نصیحت عبرت کے لیے قرآن کو آسان بنایا عبرت حاصل کرنا اور دوسروں سے سبق حاصل کرنا تباہی سے نجات دلاتا ہے اس کی وجہ سے عبرت پکڑنے والا شخص مثبت اقدام کرنے میں کامیاب ہوتا ہے نیک اور باصلاحیت لوگوں کے راستے پر چلنے کی رہنمائی ملتی ہے اللہ نے رسول اور انبیاء کے قصے بیان کر کے ان میں ہمارے لیے بہت زیادہ اسباق اور بعد میں آنے والوں کے لیے عملی نمونہ ہے۔

References

i مولانا ہدایت اللہ ندوی، سیرت النبی، (لاہور: مکتبہ قدسیہ غزنی سٹریٹ، 1996ء) ص، 7

ii ابن کثیر، عماد الدین، تفسیر ابن کثیر، مترجم: مولانا محمد جونا گڑھ (لاہور: رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار 2013ء) ص، 12

iii سیرت النبی ﷺ، ص، 10

iv عون الخبیر شرح الفوز والکبیر فی اصول التفسیر، ص، 177

v الخیر الکثیر شرح الفوز الکبیر، ص، 203

vi عون الخبیر شرح الفوز والکبیر فی اصول التفسیر، ص، 178

vii. القرآن: 2/ ٣٤

viii. ابوداؤد، سلیمان ابن اشعث السجستانی، سنن ابوداؤد (کراچی: مکتبہ الفیصل، 1994ء) حدیث، 4702

ix تفسیر ابن کثیر، 135/1

x القرآن: 7/ 11

[xi] القرآن:7/ 20-21

[xii] القرآن:7/ 59-62

[xiii] القرآن:7/ 64

[xiv] القرآن:7/ 65-69

[xv] القرآن:7/ 70-72

[xvi] القرآن:69/6-8

[xvii] القرآن:11/ 58

[xviii] القرآن:16/ 36

[xix]. القرآن:7/ 73

[xx] القرآن:91/ 13-14

[xxi] عبدالرزاق، تفسیر عبدالرزاق(لاہور: دارالکتب العلمیہ1999ء)11/453-455

[xxii] القرآن:7/ 80-81

[xxiii] القرآن:7/82-84

[xxiv] القرآن:7/ 85-87

[xxv] القرآن:7/ 88-92

[xxvi] القرآن:26/ 69-77

[xxvii] القرآن: 7 / 103

[xxviii] القرآن: 7/ 104-108

[xxix] ا القرآن : 7 / 109-110

[xxx] القرآن: 7 /111-116

[xxxi] القرآن: 7/ 123-126

[xxxii] ابن کثیر،2/396

[xxxiii] القرآن: 7 / 130-135

[xxxiv] القرآن: 28/5-6

[xxxv] القرآن: 34/ 10-11

[xxxvi] ابن کثیر،ص330-334

[xxxvii] القرآن: 38/ 17-20

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3(July-September, 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
July 23, 2025

xxxviii القرآن: 21/ 83-84

xxxix القرآن : 21/ 87-88

xl تفسیر ابن کثیر، 3/483

xli آل عمران: 3/ 45-47

xlii تفسیر ابن کثیر، 1/496

xliii ابن کثیر، 1/497